اجراء = ۱۳/ ۸/ ۴۴ھ
وصول = ۱۰/ ۸/ ۴۴ھ

(1271)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کے مونچھیں کو اتنی بڑی رکھنا کے اگر آدمی پانی یا چائے وغیرہ پیتا ہوں تو وہ پانی وغیرہ میں گرتے ہو تو اس کی (پانی وغیرہ) کیا حکم ہے اور اس طرح مونچھیں لمبا کرنے کا کیا حکم ہے مدلل جواب دیکر رہنمائی فرمائیں

جزاک اللہ خیرا

دار الافتاء

المستفتی عباد الرحمٰن

واٹس ایپ نمبر:03466126168

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

﴿1﴾ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ مونچھیں اتنی لمبی رکھنا کہ اگر آدمی پانی یا چائے وغیرہ پیتا ہو تو وہ پانی وغیرہ میں گرتی ہوں تو اس پانی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

﴿2﴾ اور اسی طرح مونچھیں لمبا کرنے کا کیا حکم ہے؟ مدلل جواب دے کر رہنمائی فرمائیں!

مستفتی: عباد الرحمن

رابطہ نمبر: 03466126168

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصليا

﴿1﴾ واضح رہے کہ انسان کے بال پاک ہیں، لہذا اگر وہ (چاہے وہ مونچھوں کے بال ہی کیوں نہ ہوں) کسی پاک پانی میں گر جائیں تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا، بلکہ پاک ہی رہے گا۔

﴿2﴾ واضح رہے کہ احادیث میں مونچھوں کو کم کرنے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا مونچھوں کو اتنا لمبا کرنا کہ جس سے اوپر والے ہونٹ کے کنارے چھپ جائیں شرعاً منع ہے۔

﴿للمسئلة الأولى﴾

عيون المسائل للسمرقندی (11) مط: مطبعة أسعد، بغداد

٣٥. محمد بن سماعة عن محمد بن الحسن في شعر الخنزير إذا وقع في الماء لم يفسد.

٣٦. وكذلك شعر الإنسان.

تبيين الحقائق (51/4) مط: المطبعة الكبرى الأميرية

قال (وشعر الإنسان) يعني لا يجوز بيع شعر الإنسان والانتفاع به؛ لأن الآدمي مكرم فلا يجوز أن يكون جزؤه مهانا.. وعن محمد رحمه الله أنه أجاز الانتفاع بشعر الآدمي استدلالا بما روي «أنه عليه السلام حين حلق رأسه قسم شعره بين أصحابه فكانوا يتبركون به» ولو كان نجسا لما فعل فإنه لا يتبرك بالنجس... قلنا: حرمة الانتفاع به لكرامته لا لنجاسته حتى لو وقع في الماء القليل لا يفسده فبطل الاستدلال بها.

البناية (429/1) مط: دار الكتب العلمية

(وشعر الإنسان وعظمه طاهر)... وعن محمد في نجاسة شعر الآدمي روايتان بنجاسته أخذ إمام الهدى أبو منصور الماتريدي وبطهارته أخذ الفقيه أبو جعفر والصفار واعتمدها الكرخي في كتابه وهو الصحيح.

البحر الرائق (106/1) مط: دار الكتاب الإسلامی

وكذا شعر الانسان وعظمه طاهران عندنا.

﴿للمسئلة الثانية﴾

الصحيح للبخاری (501) مط: دار السلام

ان رسول الله ﷺ قال: من الفطرة حلق العانة، وتقليم الأظفار، وقص الشارب.

عمدة القاری (68/22) مط: دار الکتب العلمية

وكان ابن عمر يحفى شاربه حتى ينظر الى بياض الجلد ويأخذ هذين يعنى بين الشارب واللحية.

فتح الملهم (505/2) مط: دار إحياء التراث العربی

قال النووی: المختار فی قص الشارب أنه يقصه حتى يبدو طرف الشفة ولا يحفه من أصله، وأما رواية "احفوا الشوارب" فمعناها: أزيلوا ما طال على الشفتين.

وكذا فی الكتب الآتية:

المحيط البرهانی (376/5) مط: دار الكتب العلمية، فتح الباری (347/10) مط: دار المعرفة.

واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

بندہ عتیق الرحمن مری عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۵/ شعبان/ ۱۴۴۴ھ

۱۸/ مارچ/ ۲۰۲۳

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۵/ شعبان/ ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد مسلم عفا اللہ عنہ

۲۵/ ۸/ ۱۴۴۴ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۲۵/۸۹

مورخہ ۲۸/۸/۱۴۴۴ھ

21.3.2023